والذین اوتوا العلم درجات

۱۲۲۲

الحمد للہ وحسانہ کہ درین آوان میمنت اقتران جلد اول کتاب مستطاب

الاقوال المنیفہ

فی

مناقب ابی حنیفہ

تصنیف جناب مولوی اکرام الدین صاحب سودارامی بحسب فرمائش مصنف

مطبع کتبی در
دکن غوثیہ مطبوع

کیا ہے اور درود نامحدود نازل ہو حبیب محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ شافع المذنبین
انیس الغریبین رحمۃ للعالمین پر اور اوسکی آل پاک اور اصحاب پاکیزہ خصلت
اور جمیع تابعین و تبع تابعین و آئمہ مجتہدین شریعت و طریقت خصوصًا
ابوحنیفہ امام اعظم کوفی اور سب مسلمین و مسلمات پر حمد و ثنا کے بعد کہتا ہے
فقیر حقیر سراپا تقصیر محمد اکرم الدین ابن وسیم الدین مرحوم معاف فرماوے
رب العزت گناہ اون دونون کی سب مسلمان دیندار بھائیونکی خدمتمین
عرض کرتا ہے کہ جب بندہ مکہ معظمہ زاد اللہ شرفاً و تعظیماً ۱۳۲۲ھ مین
پہونچا تو میرے بعض بعض دیندار و صادق محبّون نے مجھسے یہ فرمائش کی
کہ زبان ہندی مین جناب امام اعظم ابو حنیفہ رضہ عنہ کے فضائل مین کوئی ایسا
رسالہ لکھئے جس سے عام مسلمان اپنی امام صاحب کی حالات سے واقف
ہوکر لا مذہبون اور بد مذہبون کی دہوکے اور فریب مین نہ آوین خصوصًا
جناب منشی عزیز الرحمٰن صاحب و منشی سلیم الدین صاحب کی اصرارنے
مجھے اسپر مجبور کیا اسلئے بندہ ۱۵ تاریخ ذی القعدہ روز شنبہ کے اخیر دنمین
حرم کعبہ مین طواف کے مقام مین بعد صلوۃ عشا کی اس کا لکھنا شروع کیا
اور اسکا نام الاقوال المنیفہ فی مناقب ابی حنیفہ رکھا خدا اوسکو انجام
کو پہونچا دے اور تمام ہونیکی بعد جو صاحب اوسکو ملاحظہ فرماوین اون کا
دارین مین انجام بخیر کرے آمین ثم آمین ہر دیندار بھائی مسلمان پر لازم

۱۷۹۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف اللہ کی ذات کو زیبا و لائق ہے جسنے تمام جہان کو پیدا کیا اور آسمان
و زمین کو بدون ستون کے قائم کیا اور آسمان کو چاند و سورج ستارون سے
زینت بخشی اور زمین کو بنی آدم اور حیوانات اور شجر و حجر سے مزین و آراستہ
کیا اور نور ایمان بنی آدم کو عنایت و عطا فرمایا اسی نور ایمان سے انسانکو
تمام مخلوقات پر شرافت بخشی وہی اللہ خالق اور مالک ہے سارے
جہان کا جسنے رات دن کو انسان کی منفعت کے واسطے بنایا دن
حصول معاش کے لئے اور رات آرام کیواسطے جیساکہ اوسی پاکذات نے
اپنے کلام پاک قرآن مجید مین ارشاد فرمایا ہے انسان کی یہ کہان تاب
و طاقت جو اپنے خالق و مالک کی ذرہ بھر تعریف ادا کر سکے اور اوکی
حمد اوسکی شان کے مطابق کسی نبی مرسل سے بھی ادا نہو سکی غیر تو چیز ہی

آدمی سے ملتا جلتا ہے ملنے جلنے مین اسکے ضرر سے بچنا ایک مشکل بات ہے
اور بے ملے جلے دنیا مین انسان رہ نہین سکتا ہے اسی ملنے جلنے سے بہت
لوگ گمراہ و خراب ہوگئے ہین اور بہتون نے ہدایت پائی ہے یہ اثر صحبت
پاکبازان ہی جنکی بدولت حیوانات نے بھی ہدایت پائی اور یہی بد صحبت کا
اثر ہے کہ لوط علیہ السلام کی بی بی کافر مر گئی ہدایت پانے والون سے حضرات
خلفای راشدین واصحابؓ ہین اور حیوانات مین سے سگ اصحاب کہف
مشہور ومعروف ہے حضرت رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ اولاد آدم
فطرت پر پیدا ہوتی ہے پس اُسکے مان باپ اُسے یہودی و نصرانی و
مجوسی بناتے ہین مراد یہ ہے کہ جس قسم کی وہ تعلیم پاتا ہے اور ترغیب
دیا جاتا ہے اسی قسم کا بنجاتا ہے جیسا کہ اس زمانہ مین ہو رہا ہے کہ
لا مذہب غیر مقلد اپنی اُستاد کے پاس تعلیم پانے سے و نیز سید احمد خان
نیچری کی صحبت مین بیٹھنے سے بہت سے لا مذہب و نیچری ہوگئے اسکا
باعث یہ ہے کہ زمانہ کے لوگ اپنے پیشوا کے افعال واقوال دیکھتے
سنتے ہین جیسا کہ سید احمد خان علی گڈہی اپنے لوگون مین اپنے آپ کو
مسلمانون کا دین و دنیا کا خیر خواہ ظاہر کرتا ہے اور مولوی نظیر حسین
یہ ظاہر کرتے ہین کہ ہم لوگ محبان حدیث ہین اس وجہ سے لوگ کم عقل
یہ سمجھتے ہین کہ یہ حق پر ہین اور اہل سنت وجماعت باطل پر مثل یہود و نصرانی

ضرور بلکہ واجب ہے خاصکر کے اس زمانہ مین کہ ائمہ اربعہ اور اونکے
شاگردون کے حالات اور فضائل سے واقف ہو وین کیونکہ ناواقفی کے
باعث بہت سے بھائی مسلمان لامذہب و بدعقیدہ ہو گئے ہین اور ائمہ
مجتہدین کی توہین و تشنیع کو اپنا پیشہ ٹھرا لئے ہین اور اون حضرات
بزرگان دین پیشوا مسلمین رحمہم اللہ تعالیٰ کی شان مین الفاظ گستاخانہ
و کلمات بی ادبانہ کہتے اور لکھتے ہین کہ فلان مسئلہ مین فلانے امام نے
قرآن اور حدیث کی مخالفت کی ہے اور قرآن و حدیث چھوڑ کر اپنی رائے
اور قیاس پر عمل کیا ہے ایسی ایسی باتین عوام کو سنا کر ائمہ مجتہدین سے
بے اعتقاد اور دین سے بیدین کرتے ہین سیکڑون لوگ لامذہب ہو گئے
اور مذاہب ائمہ اربعہ و اہل سنت کو برا بھلا کہنے لگے لیکن بعضے تو نیچری
اور بعضی وہابی و لامذہب بنگئے اور دین اسلام مین فتور ڈال دیا کیونکہ
اہل حق کا دشمن جیساکہ شیطان ہی بنی جان سے ایسا ہی شیطان بنی آدم
سے جیساکہ اوسکی تصریح اللہ پاک نے قرآن مجید مین فرمایا ہے الذی
يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ پس جو لوگ اہل سنت
وجماعت سے بھاگتے ہین اور گمراہی کی تعلیم کرتے ہین اور بد مذہب بناتے ہین
تو وہ سب اولاد آدم کے شیطان ہین اور یاد رکھنا چاہیئے کہ جتنا دین کا
ضرر بنی آدم سے پہنچتا ہے اتنا بنی جان سے نہین پہنچتا اسلیئے کہ آدمی

کی راہ چھوڑکر غیر مقلدی اور نیچریت اختیار کر لی ہے اور وجہ اسکی یہ ہوئی
کہ مولوی نذیر حسین سے تعلیم غیر مقلدی و مطلق العنانی کی پائی راہ استقامت
چھوڑکر طریقہ عدم تقلید کا اختیار کیا اور ائمہ دین کو برا بھلا مخالف حدیث
ٹھرانے لگے اسیطرح نیچریون نے طریقہ رسول اللہ صلعم کا چھوڑکر نصرانی
و فلاسفہ کے عقاید کو قبول کر لیا اور علماء اور مسائل دین پر معترض ہوئے
وجہ اسکی بھی ناواقفی علم اور علماء دین متین ہے اگر حالات ایمہ دین سے
واقف ہوتے اور اونکی تواریخ سے علم کو حاصل کرتے اور غیر مقلدی
و نیچریت کی خرابیون سے آگاہ ہوتے اور غیر مقلدون و نیچریون کی
صحبت و شاگردی نہ اختیار کرتے تو شاید اللہ جلشانہ اونکو گمراہی و
ہلاکت کے راہ سے نکالتا تو اب ضرور ہوا اپنی پیشوا اور ایمہ دین کی
حالات سے واقف و آگاہ ہونا جس طرح جیسے کہ حضرت امام بخاری صاحب کی
نقل مشہور ہے اور نخبتہ الفکر کے حاشیہ مین مذکور ہے کہ امام موصوف
سفر دور دراز طے کر کے ایک محدث کی حضور مین ایک حدیث کی
روایت کیواسطے تشریف لیگئے تھے جب جاکر اونکے مکان مین انسے
ملاقات کی اسوقت اونکا صاحبزادہ رو رہا تھا انہون نے لڑکے کو فرمایا
کہ تو مت رو تجھے ایک چیز دونگا یہ بات سنکر لڑکا چپ ہو رہا چپ
ہونیکی بعد محدث موصوف نے لڑکیکو کچھہ ندیا اور امام بخاری کے طرف

کے کہ باوجود ناحق پر ہونیکی اپنے طریقہ اور مشرب کو حق جانتے ہین اور غیر کو
ناحق راہ پر سمجھتے ہین یہ باعث ہے اہل سنت وجماعت کے لامذہب
ونیچری ہونیکا اگر یہ لوگ بھی اپنے اپنے ائمہ اور پیشواؤنکے حالات جمیلہ
واقوال جلیلہ سے واقف ہو جاوین تو لامذہبی ونیچریت کو کیون اختیار
کرین نہ آپ بہکین اور نہ اورونکو بہکاوین ہر فرد بشر پر لازم وواجب
ہے کہ جسکو اپنا امام وپیشوا بناوے اور جس سے تعلیم دین حاصل کرے
سب سے پہلے اوسکے افعال واقوال سے واقف ہووے اور محمد ابن
سیرین سے روایت ہے کہ فرمایا تحقیق یہ علم دین ہے پس نظر رکھو اوس
آدمی کو جس سے تم اپنے علم دین کو لیتے ہو روایت کیا اسکو مسلم نے اس
روایت سے خوب ظاہر وثابت ہوگیا کہ جسکو اپنا دینی پیشوا یعنی پیر اُستاد
بناوے اول اُسکے حال وقال سے واقف ہو جاوے واقف ہونیکے
بعد اگر انکو پیشوا اپنا لیا تو قیامت تک اونسے انحراف نکرے جس انحراف سے
گمراہ وہلاک ہونیکا خوف ہے بخاری نے حذیفہ سے روایت کی ہے
کہ کہا رسول اللہ صلعم نے ای قاریونکے گروہ اسلام کی راہ اختیار
کرو تحقیق تمنے سبقت کی بہ بڑی سبقت اب اگر تم داہنے بائین راہ حق سے
راہ اختیار کروگے یعنی حق کو چھوڑکر گمراہی وضلالت کی راہ پکڑوگے تو البتہ تم
گمراہ ہوگے گمراہ بعید پس اسیطرح بہت سے اہل سنت والجماعت نے استقامت

نعمان بن ثابت ہے اور ابو حنیفہ کنیت ہے اور کہتے ہین فقہ بویا عبد اللہ ابن مسعودؓ نے
اور پانی سینچا علقمہ نے اور کاٹا ابراہیم النخعی نے اور روندا حمادؒ نے اور پیسا ابو حنیفہؒ
نے اور گوندہا ابو یوسفؒ نے اور روٹی پکائی محمد بن حسن نے اور کہا مشائخ نے
ہم تقسیم کرتے ہین اور واقدی اور سمعانی نے امام ابو یوسف سے نقل کی ہے کہ
امام اعظم سنہ اسی ہین پیدا ہوئے اور اتفاق ہے محدثین اور مورخین کا کہ
امام کے زمانہ مین بہت اصحاب تہے ایک انمین انس بن مالک ہین کہ بصرہ
مین سب اصحاب کے بعد سنہ ۹۱ اکانوے یا ترانوے یا ننانوے برس کے
ہوکر حجاج کے مرنے سے دو برس پہلی دنیا سے تشریف لیگئے اور انکی
وفات کے وقت امام گیارہ یا تیرہ برس کے تہے کذا فی مدینۃ العلوم
اور معدن المواقیت اور اعلام الاخیار وغیرہا مین مذکور ہے کہ امام نے
حضرت انس سے تین حدیثین روایت کی ہین حدیث پہلی طلب العلم
فریضۃ علی کل مسلم ترجمہ علم کا ڈہونڈہنا ہر مسلمان پر فرض ہے حدیث
دوسری ان اللہ یحب اغاثۃ اللہفان بیشک اللہ دوست رکہتا ہے
غمگین کی فریادرسی کو حدیث تیسری لو وثق العبد باللہ تعالیٰ حق ثقۃ
لرزقہ کما یرزق الطیر تغدو خماصا وتروح بطانا اگر اعتماد رکہتا
بندہ اللہ پر جیسا کہ پرندہ رکہتا ہے بیشک رزق پہونچاتا اللہ جیسا کہ
پرندہ کو پہنچاتا ہے صبح کو خالی پیٹ جاتا ہے اور شام کو آسودہ پہرتا ہے

متوجہ ہوئے اور پوچھا کہ کس کام کیواسطے تشریف لائے ہو اور کہان سے
آنا ہوا امام بخاری رح نے کل حال بیان کیا اور فرمایا کہ مینے سنا ہے کہ آپکو
ایک حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہونچی ہے وہ سُننے کو
آیا ہون تب محدث صاحب نے جواب مین فرمایا کہ کونسی حدیث ہے
امام ممدوح نے کہا کہ پہلے آپ اپنے لڑکیکو جو کچھہ دینیکا اقرار کیا ہے
دیدیجیئے اسکے بعد مین بتاؤنگا انہون نے کہا کہ اسے کچھہ دینا منظور نہین
تھا صرف رونا موقوف کرانا تہا امام رضی اللہ عنہ نے فرمایا السلام علیکم
محدث نے کہا کیون کیا حدیث نہین سنتے امام موصوف نے جواب مین
کہا کہ آپ لڑکے کے ساتھہ جھوٹ بولنے اور فریب دینے سے باز نہین
آئے ناممکن معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حدیث
مین کذب وافترا کو جگہ نہ دینگے آپکا کیا اعتبار ہے روایت نہ لی اور واپس
چلے گئے اہل حق استاذ کی اتنی بات کو بھی عیب اور لغو جانتے تھے اور استاذ
بنانا گوارا نہین کرتے تہے اسیطرح بہت سی نقلین علماء دین کی مشہور ہین
غور کرنیکا مقام ہے کہ جب زمانہ تابعین و تبع تابعین کے واسطے یہ
ارشاد ہے کہ جس سے دین لو پہلے اوسکے احوال مین نظر کرو تو بعد والونکا
کیا حال ہوگا تو اب بس ضرور ہوا کہ ائمہ دین کی حالات سے خبردار ہونا
اونکی اقوال وافعال مین غور کرنا او سے پہلے بیان امام اعظم رح کا نام اونکا

بلکہ علامہ کونی کہتے ہین کہ ان چارون سے روایت بہی ثابت ہے اور امام
نووی شافعی تہذیب الاسماء مین اور یافعی شافعی اپنی تاریخ مین لکہتے ہین
کہ سوا ان چار کی اور چند اصحاب کے ہوتے مین امام کے وقت مین
اور روایت کرنے مین امام کا اونسے لوگونکو شک ہے از انجملہ معقل بن
یسار اور جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن انس اور عائشہ بنت عجرد
اور بعض واثلہ بن الاسقع اور عبد اللہ بن جز کا بہی ذکر کرتے ہین
طحطاوی مین لکہا ہے امام صاحب فرماتے ہین کہ مین چودہ برس کا
تہا کہ عبد اللہ بن انس ۹۴ھ چورانوے مین کوفی مین آئی مین نے
اون سے یہ حدیث سنی حبک للشئ یعمی ویصم دوستی کسی چیز کی اندہا
بہرا کردیتی ہے یعنی اوسکی عیب دیکہنے اور سُننے سے اور عائشہ بنت
عجرد سے امام صاحب نے یہ حدیث روایت کی ہے اکثر جند اللہ
فی الارض الجراد لا اکلہ ولا احرمہ بڑا لشکر اللہ کا زمین مین ٹڈ یان ہین
مین نہین کہاتا اور نہ حرام کہتا اور واثلہ بن الاسقع سے دو حدیثین روایت
کی ہین پہلی حدیث دع ما یریبک الی ما لا یریبک چہوڑ دے جو شک مین
ڈالے اوسکے ساتہ جو شک مین نہ ڈالے والثانی عن واثلہ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تظہر الشماتۃ لاخیک فیعافیہ اللہ ویبتلیک
نقلا عن الطحطاوی اور یہ سب روایتین طحطاوی مین مذکور ہین امام صاحب

لذا فی الطحطاوی دوسری عبداللہ بن ابی اوفی بن علقمہ کہ کوفی مین سنہ ۸۶
چہیاسی یا ستاسی مین سب اصحاب کے پیچہے رحلت فرمائی ہے انکے آخر وقت
مین امام چہہ یا سات برس کے تھے ابن حجر اپنے مختصر مین لکہتے ہین کہ
پانچ برس کے سن کا سماع حدیث معتبر ہے لہذا اسمٰعیل بخاری نے محمود بن
ربیع کی روایت پانچ برس کے سن کی قبول کی ہے امام نے انس سے یہ
روایت کی ہے من بنی للہ مسجدا ولو کمفحص قطاۃ بنی اللہ لہ
بیتا فی الجنۃ جو خدا کے واسطے مسجد بنائے اگرچہ چڑیا کے گہونسلے برابر
ہو اللہ اوسکے لئے جنت مین گہر بنائیگا کذا فی الطحطاوی تیسری سہل
ابن سعد ساعدی کہ مدینے مین سب اصحاب کے بعد آخر سنہ ۸۸ اٹہاسی
یا اکانوے مین دار البقا کو تشریف لیگئے ہین انکے آخر عہد مین امام
آٹہ یا گیارہ برس کے تہے مدینۃ العلوم مین مذکور ہے کہ امام صاحب نے
اونکا زمانہ مقرر پایا تہا لیکن روایت نہین کی چوتہی ابو طفیل عامر بن
واثلہ کہ مکہ معظمہ مین سارے جہان کے اصحاب کے بعد سنہ ۱۰۲ ایکسو دو
مین رحلت فرما ہوئے پہلا حج امام نے سنہ ۹۶ چہیانوے ہجری سولہ برس کی
عمر مین کیا ہے ملاقات نکرنا امام کا ابو طفیل سے کہ جہان مین ایک صحابی
اوس وقت باقی رہے تہے اور لوگ اصحاب کو ڈہونڈہکر ملاقات کرتے تہے
نہایت مستبعد ہے ان چہار اصحاب کا ہونا امام کے وقت مین متفق علیہ ہے

اور عناد ہے امام صاحب کے شاگرد امام صاحب کا تابعی ہونا اور روایت کرنا اصحاب سے نقل کرتے ہین (فائدہ) احادیث مذکورہ سے صاف معلوم ہوا کہ امام اعظم صاحب نے اور چند صحابہ سے بہی روایت کی ہے جب صحابہ سے روایت ثابت ہے تو انکی تابعی ہونے مین کچہہ شک نہین رہا جب تابعی ہوئے تب آپکا قول بہی حدیث ہے جیسا کہ اصول حدیث مین مذکور ہے تعریف مین حدیث کے اور جمہور محدثین کے نزدیک حدیث اوسکو کہتے ہین کہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور فعل حضرت کا اور تقریر ین انکی سامنے کی اور ایسا ہی قول و فعل و تقریر صحابہ اور اسیطرح قول قول فعل و تقریر تابعی حدیث ہے جب جمہور محدثین کے نزدیک قول تابعی حدیث ٹہرا تو امام صاحب کا قول بہی حدیث ہے تو لا مذہبی اور وہابی اور بد مذہبی کا امام صاحب کے قول پر طعن کرنا گویا حدیث پر طعن کرنا لازم آتا ہے اور لا مذہبی بہی قائل ہین کہ قول تابعی حدیث ہے پس تو وہ جب منکر ہوئے امام صاحب کے قول کے حدیث ہونے مین تو وہ اپنے قول مین آپ جہوٹے ہین کیونکہ اصول حدیث کے قاعدہ سے امام صاحب کا قول حدیث ٹہرا نہ قیاس محض تو غیر مقلد کا امام صاحب کے قول پر طعن کرنا عین جمہور محدثین کے قول اور حدیث پر طعن کرنا ہے اللہ تعالی بد مذہبی کو ہدایت دے آمین ثم آمین - سوال اگر مخالف امام صاحب کے

فرماتے ہین ہین اپنے باپ کے ساتھہ ۹۶ سنہ چہیانوے ہین حج کو گیا تہا کعبہ کے پاس لوگونکا حلقہ دیکہا مینے باپ سے پوچہا یہ کیا ماجرا ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک اصحاب کے آس پاس لوگ جمع ہین یعنی عبد اللہ ابن حارث بن جزء کے پاس امام صاحب کہتے ہین ہین نے سنا کہ یہ حدیث فرماتے تہے اغاثۃ المسلم فریضۃ علی کل مسلم مسلمان کی مدد کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور مسند خوارزمی ہین ابن جزء سے یہ روایت منقول ہے من تفقہ فی دین اللہ کفاہ و ہمہ ورزقہ جو دین کے مسئلے سیکھے اللہ اوسکی فکر اور روزی کو کافی ہے اور جابر سے امام صاحب نے یہ روایت کی ہے کہ ایک انصاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہا کہ میرے کبہی بیٹا نہین ہوا آپ نے فرمایا فاین کنت من کثرۃ الاستغفار و کثرۃ الصدقۃ یرزق بہا الولد تو کہان استغفار پس کہان بہت پڑہتا ہے اور صدقہ بہت دیتا ہی توجہ تیرے بیٹا ہو پس وس مرد نے بہت استغفار پڑہنا اور بہت صدقہ دینا شروع کیا تب اوسکے نو بیٹے ہوئے اور خوارزمی نے مسند ابوحنیفہ مین لکہا ہے کہ روایت کرنا امام صاحب کا اصحاب سے علما کے نزدیک متفق علیہ ہے اور تعداد اصحاب مین اختلاف ہے بعض کہتے ہین سات مرد ایک عورت اور بعضون نے کم و بیش ذکر کیا ہے اور منکرین کہتے ہین انکی زمانے مین چار اصحاب سفر رہتے پر ملاقات اور سماعیت ثابت نہین مگر یہ انکار محض تعصب

پہنچی ہین ایک رسالہ مین جمع کیا ہے اور ابن سعد نے بیان کیا کہ امام ابوحنیفہ
نے دیکھا ہے انس وغیرہ اصحاب کو پس وہ تابعی ہین اور یہ بات سوا
امام کے انکے معاصرین سے کسی اور کو حاصل نہین مثل اوزاعی شامی
اور حماد بصری اور ثوری کوفی اور مالک مدینی اور مسلم بن خالد زنجی
مکی اور لیث بن سعد مصری وغیرہم تمام ہوا کلام سیوطی کا الحاصل امام
صاحب کا تابعی ہونا مسلم الثبوت ہے اور تابعی صحیح قول کے موافق
اوسکو کہتے ہین جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی ملاقات سے
مشرف ہو یعنی مجالست اور مصاحبت اور روایت ضرور نہین ہے چنانچہ
بعضون نے کہا ہے لیکن امام صاحب ہمارے قول کے موافق تابعی
ہین جسکے حق مین حق تعالیٰ فرماتا ہے والسابقون الاولون من المھاجرین
والانصار والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم ورضوا
عنہ واعد لھم جنات تجری من تحتھا الانھار یعنی بڑہے ہوئے
مرتبہ مین وہ ہین جو پہلے ہین مہاجرین اور انصار سے اور جو اونکے تابعی ہین
نیک بات مین خوش ہے اللہ اونسے اور وہ اللہ سے اور طیار کر رکھا ہے
اللہ نے اونکے لئے باغ جنکے نیچے نہرین بہتی ہین غرض یہ مرتبہ تابعی
ہونیکا چارون مجتہدین سے انہین کے واسطے خاص ہے اسواسطے
کہ امام مالک سنہ ۹۳ ترانوے یا چورانوے یا ستانوے مین پیدا ہوئے

حق مین یہ کہے پہلے امام صاحب کا تابعی ہونا ہی ثابت نہین اور تابعی ہونیمین
اختلاف ہے توکیونکر انکے قول کو حدیث کہون جواب اول تو تابعی ہونیمین
کچھ شک نہین جیساکے اوپر تحریر ہوچکا اور اگر اختلاف ہو تو قول مثبت اولی
ہے ساتھ عمل کے قول نفی سے جیساکہ نور الانوار مین ہے واذا تعارض المثبت
والنافی فالمثبت اولی بالعمل من النافی جبکہ تعارض ہووے مثبت اور
منفی مین پس مثبت اولی ہے ساتھہ عمل کے قول منفی سے اعلام الاخیار
مین مذکور ہے کہ امام اوائل حال مین بیس مرتبہ سے زائد بصرہ مین تشریف
لیگئے ہین ملاقات نہو لی آپکی حضرت انس سے نہایت بعید ہے بلکہ
امام نووی نے تہذیب مین ملاقات امام صاحب کی حضرت انس سے
نقل کی ہے اور علامہ کوفی فرماتے ہین کہ اگرچہ بعضی محدثین امام صاحب کے
تابعی ہونے کو نہین مانتے لیکن امام کے یارون نے اسناد صحیح سے ثابت
کیا ہے کہ امام صاحب نے پچاس حدیثین اصحاب سے روایت کی ہین
اور امام صاحب کے شاگرد انکا حال خوب جانتے تھے اور عالم عادل ثابت
کرنیوالے کا قول منع کرنے والے اور نہ ماننے والے سے معتبر اور مقدم
ہے اسیواسطے شرعًا گواہی عدم پر مقبول نہین بلکہ حافظ الحدیث جلال الدین
سیوطی شافعی تبیض الصحیفہ مین لکھتے ہین کہ امام صاحب ابومعشر عبدالکریم بن
عبدالصمد طبری مقری شافعی نے انکو صحابہ رض سے امام صاحب کو جتنی حدیثین

منقول ہے اونکا اور ہمارا قول برابر ہے اور ہم اور وہ برابر ہین یعنی اونکی بات ہمپر مان لینا واجب نہین اس کلام سے بھی آپکا تابعی ہونا نکلتا ہے اور مسند خوارزمی مین سیف الائمہ سائلی سے نقل ہے کہ امام صاحب نے چار ہزار تابعین سے علم سیکھا ہے اور آپ بسبب کمال احتیاط کی جو مسئلہ قرآن وحدیث سے نکالتے جب تک انکے سب استاد پسند نکرتے اوسکی اجازت ندیتے نقل ہے کہ جب کوفی کے مسجد جامع مین مسند افادہ پر بیٹھے ہزار شاگرد آس پاس رہتے اونمین سے چالیس شاگرد جید مجتہد قریب حاضر رہتے جو مسئلہ استخراج کرتے اونسے مناظرہ اور مشورہ کرتے اور حدیثون اور اصحابونکے قول کو جو جسکو یاد ہوتا سنتے اور جو آپکو یاد ہوتا فرماتے جب خوب بحث کرکے مہینے دو مہینے کے بعد ٹھیک ہوتا تب حکم فرماتے خطیب نے تاریخ بغدادی مین لکھا ہے کہ امام صاحب نے علم سیکھا ہے حماد بن سلیمان اور عطا بن ابی رباح اور ابی اسحاق شعبی اور ہاشم ابن حبیب اور محمد بن المنکدر وغیرہم تابعین کبار سے لیکن نسبت شاگردی کی حماد کے طرف مشہور ہے حماد شاگرد ہین ابراہیم نخعی کے اور وہ شاگرد ہین علقمہ اور اسود اور شریح قاضی کے یہ تینون شاگرد ہین حضرت عمر اور حضرت علی اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کے فقہ کی کتابون مین بہت حدیثین امام صاحب کے فضائل مین منقول ہین چنانچہ در المختار وغیرہ مین یہ حدیث ہے ان آدم افتخر بی وانا افتخر برجل من

ہین اور لڑکپن مین انکا تشریف فرما ہونا مکہ مین ثابت نہین تا احتمال ہو
ابو طفیل سے ملاقات کا بلکہ ابن صلاح نے تصریح کی ہے کہ امام مالک
تبع تابعی سے ہین کہ انکو کسی اصحابی سے ملاقات نہین ہوئی اور امام شافعی
شاگرد امام مالک کی ۱۵۰ھ ڈیڑھ سو مین پیدا ہوئے اور امام احمد بن حنبل شاگرد
امام شافعی کے ہین ایک ۱۶۴ھ ایک چہیاسٹھ مین پیدا ہوئے ان دونون
صاحبون کے زمانے مین تو کسی طرح اصحاب کے ہونیکا احتمال نہین کہ
۱۱۰ھ ایکسو دس کے بعد کوئی صاحب صحابہ رض سے روے زمین پر باقی
نہین رہے یہ تو ثابت ہوا کہ امام اعظم کا مرتبہ اور ائمہ مجتہدین سے نہایت
بہتر ہے اور واقعی بہت [illegible] ہے جب اس حدیث شریف کے
[illegible] الذین یلونہم یعنی بہتر زمانہ رہا
ہمارا [illegible] یعنی زمانہ ہمارا اور ہمارے اصحاب کا
[illegible] تبع تابعین کہلاتے ہین
[illegible] امام صاحب تابعین کے زمانے مین مجتہد تھے کہ علم
[illegible] سے مناظرہ کرتے تھے چنانچہ
[illegible] مین مشہور ہے اور اتباع تابعین کا
[illegible] امام صاحب فرماتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] پر مسلم ہے اور [illegible]

مثل ابی حنیفہ کے ہرائیہ نہین ہوئی تو وہ امت یہود اور نصاریٰ سے اور مناقب
انکے بیشمار ہین اور تصنیف کی مناقب امام ہین سبط ابن جوزی
نے مجلدین کبیرین نام اوسکا انتصار امام ائمہ امصار ہے اور تصنیف کی
غیراونکے نے اکثر اوس سے اور حاصل کلام یہ ہے کہ تحقیق ابو حنیفہ امام اعظم
معجزات المصطفیٰ بعد القران ہین اور کافی ہے تجکو مناقب انکے مشہور ہیں
نہین کہا امام نے کوئی قول مگر اخذ کیا ساتھہ اوسکے ائمہ اعلام نے اور جاری
کیا اللہ تعالیٰ نے انکے اقوال کو انکے زمانہ سے آج تک اور یہ دلالت
کرتا ہے اوپر یک امر عظیم کے خاص کیا ساتھ امام صاحب کے درمیان سے
سائر علماء عظام کے اور مشابہ بھی آپ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ کے ساتھ
اور وجہ مشابہ کی یہ ہے کہ تحقیق ان دونون نے شروع کیا ایک امر کو نہین سبقت کیا
کوئی طرف اوسکے پس ابو بکر رضہ نے شروع کیا جمع قران کو بعد وفات جناب
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ مشورہ حضرت عمر رضہ کے اور امام ابو حنیفہ نے
شروع کیا تدوین فقہ کو یعنی استخراج کرنا فقہ کا قرآن و حدیث سے پہلے امام
ابو حنیفہ رح نے یہ کام کیا ہے اور واسطے انکی اجر ہے اور اجر واسطے اوس
شخص کے جو تالیف کیا اوسکو اور تفریع کی اسکے احکام کی انکے وصول پر
دن قیامت تک اور تحقیق قبول کیا اور لازم پکڑا انکے مذہب کو اولیاء کرام میں سے
بہت بزرگون نے اینین سے جو کہ تعریف کئے گئے ہین ساتہہ ثبات مجاہدہ کی اور

امتی اسمہ نعمان وکنیتہ ابوحنیفہ وھو سراج امتی یعنی حضرت آدم نے
فخر کیا اپنی اولاد مین مجھسے اور مین فخر کرتا ہون ساتھہ ایک شخص کے اپنی امت مین سے نام انکا
نعمان اور کنیت اونکی ابوحنیفہ ہے وہ میرے امت کا چراغ ہے اس حدیث کو
نقل کیا ہے فقیہ ابواللیث نے بھی مقدمہ شرح مقدمہ مین وعنہ علیہ الصلوۃ
والسلام ان ادم افتخر بی وانا افتخر برجل من امتی اسمہ نعمان وکنیتہ
ابوحنیفہ ھو سراج امتی وعنہ علیہ الصلوۃ والسلام ان سائر الانبیاء
یفتخرون بی وانا افتخر بابی حنیفہ من احبہ فقد احبنی ومن ابغضہ
فقد ابغضنی یعنی آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام سے منقول ہے تحقیق تمام
انبیاء علیہم السلام فخر کرتے تھے ساتھہ میرا اور مین فخر کرتا ہون ساتھہ ابی حنیفہ کے
جو محبت کریگا اون سے پس تحقیق محبت کی اوسنے مجھسے اور جو بغض رکھیگا اوسنے
پس تحقیق بغض رکھا اوسنے مجھسے اور ضیاء معنوی شرح مقدمہ غزنوی مین
لکھا ہے کہ اس حدیث کو موضوع کہنا ابن جوزی کا تعصب ہے ورنہ اس حدیث
کی روایت طرق متعددہ سے ثابت ہے واللہ اعلم یہانتک عبارت ردالمختار
کی ہے وروّاہ الجرجانی فی مناقبہ بسندہ لسہل بن عبداللہ التستری انہ
قال لو کان فی امۃ موسی وعیسی مثل ابی حنیفہ لما تھودوا ولا تنصروا۔ اور روایت
کی جرجانی نے مناقب مین اونکے ساتھہ سند کی بواسطۂ سہل بن عبداللہ
تستری کی تحقیق فرمایا آنحضرت صلعم نے اگر ہوتا امت مین موسی اور عیسی علیہما السلام کی

مذہب کے موافق عمل کرتے آئے ہین اور وہ لوگ زیادہ تر ہین بنسبت
وہابی اور لامذہبی کے اور غیر مقلد کی گروہ بنسبت اہل سنت کی گروہ کے
بہت کم مانند نمک کے آٹا کے اندر ہین اور بقول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے سواد اعظم ائمہ اربعہ کے تابعدار لوگ ٹھرے کیونکہ بڑی جماعت سوائے
ائمہ اربعہ کے گروہ کے کوئی جماعت روی زمین پر نہین ہے اور نہ سنی مین
آیا تو لامذہبیہ لوگ سواد اعظم مین داخل ہوئے اور اللہ جل جلالہ اس
گروہ مرحومہ کے دشمن کو فی النار داخل کریگا اور حقیت اہل سنت
جماعت پر یہ حدیث بھی دال ہے مارای المؤمنون حسن فہو عند اللہ حسن
یعنی جس چیز کو مومنین نے نیک جانا وہ نزدیک اللہ تعالی کے بھی
نیک اور بہتر ہے تو علماء دین نے ملازمت مذہب کو بہتر جانا اور
اختیار کیا تو ضرور اللہ پاکذات کے نزدیک بھی بہتر اور نیک ہوگا
موافق قول خیر البشر کے اور سیوطی نے تبیض الصحیفہ مین لکھا ہے کہ امام
کے مناقب کو حدیث موضوع سے ثابت کرنیکی حاجت نہین صحیح بخاری
اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ وہ امام کے حق مین بشارت
ہے لو کان الایمان عند الثریا لنالہ رجال من فارس اگر ایمان ستارہ ثریا کے
نزدیک ہو تو البتہ پائینگے اوسکو فارس کے لوگ اور صحیح مسلم مین یہ بھی
روایت ہے لو کان الایمان عند الثریا لذہب بہ رجل من ابناء فارس

رکھ کرنے میدان مین مشاہدہ کے مثل ابراہیم بن ادہم اور شفیق البلخی
او معروف الکرخی اور ابی یزید البسطامی اور فضیل بن عیاض اور داؤد
الطائی اور ابی حامد اللفاف اور ابی بکر الوراق وغیرہم یعنی ماسوای انکے
جتنے بزرگون نے مذہب کو انکے اختیار کیا ہے شمار سے باہر ہین اور
تعداد انکی معلوم نہین ہوسکتی ہے پس اگر جانتے وہ بزرگان کہ مذہب مین
ابو حنیفہ رح کے شک شبہ ہے یعنی قرآن وحدیث کے خلاف ہے تو ہرگز نہین
قبول کرتے وہ بزرگان مذہب کو انکے اونہ اقتدا کرتے انکی اور جسنے خلاف
کیا ان چیزونکا جو اعتماد کی گئی ہین وہ مردود اور بتدع ہے یہانتک مضمون
در المختار کا ہے (فائدہ) روایت ہی ابن عمر رض سے کہا فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے تحقیق اللہ تعالی نہین جمع کریگا امت میرے کو یا فرمایا امت محمد کو اوپر
ضلالت کے اور ہاتھ پروردگار کا اوپر جماعت کے ہی یعنی دست رحمت کا
اور جو تنہائی اختیار کیا جماعت بڑی سے البتہ ڈالا گیا دوزخ مین روایت
کی اوسکو ترمذی نے اور بھی روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے پیروی کرو گروہ عظیم کی پس تحقیق جو کنارہ پکڑا جماعت بڑی سے پس
وہ جہنم رسید ہوا رواہ ابن ماجہ من حدیث انس ان دونو حدیثون سے
صاف معلوم ہوا کہ جماعت عظیمہ سے انحراف اختیار کرنا گمراہی مین مبتلا ہونا
اور ہلاک ہونا ہے کیونکہ قرون ثلثہ سے لیکر آج تک لوگ کوئی نہ کوئی امام کے

نہ تہا اور یہ بات موافقین اور مخالفین سب کے اوپر ظاہر و باہر ہے اور سلمان
فارس کے زمانہ مین علماء عرب اونسے ہزار درجہ زیادہ علم رکھتے تھے یہ بات
خوب روشن ہے مثل خلفاء راشدین اور عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس
اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم اور امام صاحب کے زمانہ سے لیکر آج تک
اونکے برابر اہل علم فارس کے لوگونسے کوئی گذرا نہین تو ضرور امام صاحب ہی
مراد ہین اور اگر مخالفین دشمنی اور عناد سے نہ قبول کرین تو اونکا قول کون
اعتبار کرتا ہے واللہ اعلم بالصواب + - ابن حجر خیرات الحسان مین لکھتے ہین کہ امام
مالک سے امام شافعی نے پوچھا تم نے ابو حنیفہ کو کیسا دیکھا ہے فرمایا دیکھا مینے
ایسا شخص کہ اگر چاہتا تو زور تقریر سے اس ستون کو سونیکا بنا دیتا اور
حرملہ بن یحییٰ نے امام شافعی سے نقل کیا ہے کہ سب لوگ فقہ مین پرورش
یافتہ ہین ابو حنیفہ کے اور ایک روایت مین یون ہے من اراد ان یتبحر
فی الفقہ فیلزم ابا حنیفۃ واصحابہ جو فقہ مین تبحر چاہے وہ ملازمت
کرے امام ابو حنیفہ کی اور انکی یارون کی اس قول کو امام نووی اور یافع
شافعی اور بہت سے شافعیہ نے نقل کیا ہے مرقات مین ذکر ہے کہ اوزاعی
نے بحث کی قصد سے کئی مسئلے امام صاحب سے پوچھے سب کا جواب معقول پایا تب
پوچھا تمنے کہان سے استنباط کیا فرمایا فلان فلان احادیث و آثار سے
جو تمنے ہمسے نقل کیا ہے اور سب کے استنباط کے طریق بتا دیا اوزاعی نے انصاف کیا

اگر ایمان ثریا کے پاس ہی تو البتہ لیجائیگا اوسکو ایک شخص فارس کے لوگون سے
اور طبرانی کے معجم کبیر مین اسطرح منقول ہے لو کان الایمان معلقا بالثریا لاتناله العرب
لناله رجال من فارس اگر ایمان ثریا پر معلق ہو تو نہین پہنچینگے اوسکو عرب
بیشک حاصل کرینگے اوسکو مردان فارس سے اور ابو نعیم نے حلیہ مین
ابو ہریرہ سے روایت کی ہے لو کان العلم بالثریا لتناله رجال من ابناء
فارس اگر علم ثریا تارہ کے پاس ہوتا ہر آئینہ لیتی اسکو اولاد فارس تھے یہ بشارت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امام اعظم رح کے شان مین ہے نہ جیسا کہ بعض لوگ
گمان کرتے ہین سلمان فارسی رض کی شان مین ارشاد فرمایا گیا ہے یہ ہرگز نہین
ہوسکتا ہے کیونکہ آپ نے فرمایا ہے کہ اگر ہوتا علم معلق ساتھ ثریا کے نہ پاتے اوسکو
عرب کے لوگ البتہ حاصل کریگا اوسکو فارس کے آدمیون سے تو اس حدیث
سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ سلمان فارسی مراد نہین ہین کیونکہ سلمان فارسی رض
کا علم خلفاء راشدین کے علم سے بڑھکر نہین تھا اور یہ بات مسلم الثبوت ہے
کہ سلمان فارسی کا زمانہ اور خلفاء راشدین کا زمانہ ایک تھا اور خلفاء
الراشدین کا علم سلمان فارس کے علم سے زیادہ ہے اور یہ بات اظہر من الشمس ہے
اور مراد رسول اللہ صلعم کے فرمانیکی یہ ہے کہ فارس کا ایک آدمی ایسا علم
والا ہوگا کہ عرب مین اسکے برابر علم مین اسکے وقت مین کوئی نہوگا اور امام صاحب
اپنے وقت مین سب سے زیادہ اہل علم تھے عرب وعجم مین آپکا ہمشل کوئی

حسن بن زیاد کہتے ہین کہ امام صاحب نے چار ہزار حدیثین روایت کی ہین دو ہزار حماد سے اور دو ہزار اپنے اُستادون سے کذا فی اعلام الاخیار اور امام استخراج مسائل مین زیادہ مشغول رہتے تہے اور یہ امر نہایت اہم تہا اور روایت حدیث کی کم کرتے تھے کہ یہ کام بہت لوگون سے ہو سکتا ہے کذا فی المرقاۃ امام ابو فضیل کرمانی کہتے ہین کہ امام نے پانچ لاکھ مسئلے استخراج کیئے ہین اور خطیب خوارزمی لکھتے ہین کہ تراسی ہزار مسئلے نکالی ہین اڑتیس ہزار عبادات مین اور باقی معاملات مین اگر یہ بات نہو تی تو لوگ گمراہ ہو جاتے کذا فی طبقات الکوفی عاصم قاری استاد تہے امام ابو حنیفہ کے قرأت مین جب امام کے فضل اور کمال نے ترقی پائی واسطے استفادہ کی حاضر ہوتے اور کہتے تہے یا ابا حنیفہ جئتنا صغیرا وحئناك کبیرا اے ابو حنیفہ آتا تہا تو ہمارے پاس لڑکپن مین اور آتا ہون مین تیری پاس بوڑہاپے مین کذا فی اعلام الاخیار امام نووی تہذیب مین اور یافعی مراۃ الجنان مین لکھتے ہین کہ امام صاحب نے خواب مین دیکہا کہ قبر رسول اللہ صلعم کی کہود کر آپکی ہڈیان مبارک اپنی سینہ پر جمع کرتا ہون اسکی تعبیر ابن سیرین سے پوچہوائی تعجب سے کہا یہ خواب کسنے دیکھا ہے اور جواب ندیا پھر پوچہا وہی کہا جب تیسرے بار پوچہا کہا اس خواب کا دیکھنے والا اس زور شور سے علم کو پہیلائیگا کہ اس سے پہلے کبہی

اور فرمایا ہم عطار ہین تم طبیب ہوا اور امام نووی نے خطیب بغدادی سے
نقل کیا کہ امام شافعی شاگرد امام اعظم محمد بن حسن سے روایت کی ہے اس
تحقیق سے معلوم ہوا کہ امام شافعی شاگرد امام محمد کے ہین اور حقائق منظومہ مین
لکھا ہے کہ امام شافعی نے کہا الحمد للہ الذی اعاننی علی الفقہ بمحمد بن الحسن
شکر خدا کا ہے کہ جسنے مدد پہنچائی فقہ مین مجھکو ساتھ محمد بن حسن کے اور ابن
حجر نے خیرات الحسان مین ذکر کیا ہے کہ جب امام شافعی نے بغداد مین جاکر
امام کی قبر کی زیارت کی اور دو رکعت نماز پڑہی رفع یدین نہین کیا کہتے ہین
وہ دو رکعتین صبح کی تہین اوسمین قنوت نہین پڑہا لوگون نے اسکا سبب
پوچھا کہا مجکو شرم آئی اس امام کے سامہنے خلاف کرنیسے وہکذا فی المیزان
الشعرانی اور مرقات مین لکھا ہے کہ ایک آدمی نے ابوحنیفہ کو امام شافعی کے
سامنے برا کہا اوسکو امام شافعی نے جواب دیا ای شخص تو ایسے شخص کو
برا کہتا ہے کہ وہ تین چوتھائی فقہ کا سب کے نزدیک مالک ہے اور ایک
چوتھائی مین سب شریک ہین پوچھا کیونکر فرمایا فقہ آدہا سوال ہے اور
آدہا جواب سوال سب انکے ایجاد کئے ہوئے ہین اور لوگ سب جوابون
مین مخالف نہین بلکہ تخمینا آدہی جواب انکے ہین اور سب کے نزدیک
مسلم ہین علی بن عاصم کہتے ہین اگر ساری جہان کی عقل تولی جاتی تو
بوحنیفہ کی عقل سب سے زیادہ ہوتی یعنی اونکے زمانہ مین کذا فی المعدن

روشنی کا منہہ کدہر ہوتا ہے اوسنے کہا اوسکی روشنی سب طرف برابر ہی فرمایا
جب مجازی کی کوئی جہت مقرر نہین تو نور حقیقی ساری آسمان اور زمین
کا کیونکر کسی جانب خاص ہوگا پہر اوسنے پوچہا اللہ اسوقت کیا کرتا ہے
آپنے فرمایا اوسکی یہ شان ہی کہ تجہہ سے مشبہ کو منبر سے اوتار کر مجہسے موحد کو
منبر پر چڑہاتا ہے آخر وہ قاصد لاجواب ہوا اور رد وہ سامان سب علماء
پر حصہ کیا واللہ اعلم بالصواب اس حکایت کو علامہ کوفی نے خطیب خوارزمی سے
نقل کی ہے اور فتاوی ظہیریۃ مین لکہا ہی ایک بڑے آدمی کے گہر دو دولہ
کے ولیمہ کی تقریب مین علماء وقت جمع تہے ابہی سب دستر خوان پر
بیٹہے تہے کہ دفعتًا عورتون مین غل ہوا جب سبب پوچہا تو معلوم ہوا کہ
لوگون نے شبہ سے شب زفاف مین ہر ایک دولہا کی دلہن دوسرے کے
پاس بہیجدی ہے اور ہر یک نے اپنے اپنی بی بی سمجہہ کر صحبت کی سفیان
ثوری نے کہا دونون کو اپنی خاوند کے پاس جانا قبل عدت کے درست
نہین امام صاحب بہی شامل تہے ابن زیاد نے پوچہا تمہاری نزدیک
کیا ہے سفیان ثوری خفا ہو کر بولی انکے پاس کیا ہوتا حضرت علی رض
نے شبہہ کی وطی مین یہی حکم فرمایا ہے امام صاحب نے فرمایا دونون دولہہ
میرے پاس آوین پس دونون آئی اور آپنے ہر ایک سے پوچہا کہ تجہے وہ بی بی
پسند ہی جسکی ساتہہ تو نے صحبت کی ہے ہر ایک راضی ہوا امام صاحب نے

ایسا شخص نہین ہوا اور امام صاحب اپنے لڑکپن سے نہایت حاضر جواب
تھے نقل ہے کہ قیصر روم نے ایک قاصد کو بہت سامان دیکر منصور
بادشاہ کے پاس بہیجا تا علماء زمانہ کو جمع کر کے تین سوال پوچھے اگر
جواب معقول دین تو مال انپر تقسیم کرے ورنہ مسلمانون سے خراج لے
بادشاہ نے علمای اور عقلای وقت کو جمع کیا اور ایک عالم تماشے کو
آیا امام صاحب بھی کہ لڑکے تھے اپنے باپ کے ساتھہ گئے اور اوس
قاصد رومی نے منبر پر چڑہکر پوچھا کسی کو تاب جواب کی نہ آئی امام صاحب
نے اپنے باپ سے اجازت جواب دینے کی چاہی باپ نے منع کیا
جب اوسنے پھر پوچھا تو آپنے مضطرب ہوکر بادشاہ سے اجازت لیکر
اوس قاصد سے کہا کیا تو سائل ہے اوسنے کہا ہان فرمایا منبر سے اوتر
مین چڑہکر جواب دونگا سائل شاگرد ہوتا ہی مجیب استاد شاگرد کا درجہ
نیچا ہے استاد کا اونچا تب وہ اوترا اور آپ منبر پر چڑہے اور فرمایا
اب پوچھہ اوسنے پوچھا اللہ سے پہلی کیا تھا آپنے فرمایا تو گنتی جانتا
کہا ہان فرمایا ایک سے پہلے کونسی عدد ہی اوسنے کہا وہ سب سے پہلی ہے
اوس سے پہلے کون کچھہ نہین فرمایا جب واحد مجازی لفظی سے کوئی
پہلی نہین ہو سکتا تو واحد حقیقی سے پہلے کیونکر کوئی ہو سکتا ہے پھر
اوسنے پوچھا اللہ کا منہہ کدھر ہے فرمایا جب شمع روشن ہوتی ہی تو اوسکی

کہا نہین پوچھا مجوس ہین کہا نہین پوچھا بت پرست ہین کہا نہین پوچھا
پھر کون ہین کہا مسلمان تب آپنے فرمایا تمنے اوسکا جواب آپ ہی دیا
کہا کیونکر فرمایا تمنے خود اقرار کیا وہ مسلمان ہین پھر کافر کیونکر ہونگے پھر
پوچھا یہ دونون جنتی ہین یا دوزخی فرمایا مین ان دونونکے حق مین
وہ بات کہتا ہون جو حضرت ابراہیم نے انسے بدتر کے حقمین فرمایا کہ
فمن تبعنی فانه منی ومن عصانی فانك غفور رحیم جو میری تابعی
کرے وہ مجھسے ہے اور جو نافرمانی کرے پس تو بخشنیوالا ہے اور مین کہتا ہون
اونکے حقمین جو حضرت عیسی نے انسے بدتر کے حقمین فرمایا ہے اگر تو عذاب
کرے نصاری کو تو وہ تیرے بندہ ہین اور اگر تو بخشے اونکو تو زبردست
حکمت والا ہے جب امام صاحب نے یہ فرمایا سب اپنے مذہب سے لوٹ
تایب ہوئے اور عقد المضاحک مین مسطور ہے ایک شخص نے امام صاحب
سے مسجد مین پوچھا اگر تم نبیذ کو حلال کہتے ہو تو مین بھی مسجد مین پیتا ہون
آپنے فرمایا تیرے جورو تجھپر حلال ہے یا حرام کہا حلال فرمایا اگر اوسکی
ساتھہ مسجد مین صحبت کرسکتا ہے تو نبیذ تو بھی مسجد مین پی اور کشاف
مین مذکور ہے ایک دفعہ قتادہ کوفے مین آئے لوگ اونکے گرد جمع ہوئے تو فرمایا
جو تمہارا جی چاہے سو پوچھو امام صاحب بھی صغیر سن وہان موجود تھے آپنے
انسے پوچھا کہ حضرت سلیمان کی چیونٹی نر تھی یا مادہ اونکو تامل ہوا امام صاحب نے

فرمایا تم دونون اپنی اپنی منکوحہ کو طلاق دیکر اپنی اپنی مدخولہ سے نکاح
کرلو پھر شوق سے صحبت کرو اسواسطے کہ جب شوہر قبل خلوت طلاق
دے تو عدت لازم نہین آتی اور شبہ سے جو مدخولہ ہوا وسکی عین عدت
مین نکاح اور صحبت درست ہی سفیان نے پوچھا تمنے یہ کیسا حکم کیا فرمایا
اس سے آپس مین دوستی رہیگی عداوت نہوگی والا اگر عدت تک
انتظار کرتے تو ہر یک کے جی مین یہ خیال رہتا کہ اسنے میری جورو کی ساتھ
صحبت کی ہے اور مبادا کوئی اپنی جورو کو طلاق دے بیٹھے حاضرین
مجلس آپکی ذکاوت سے اچنبھی مین رہگئے اور روضۃ الفائق مین مذکور ہی
ایک دن کا ذکر ہے کہ امام صاحب مسجد مین تھے خارجیون نے تلوارین ننگی
کرکے کہا کہ ہم دو بات پوچھتے ہین اگر جواب ندوگے تو ہم مارڈالینگے آپنے
فرمایا تلوارونکو میان مین کردو تو جواب دونگا بولے ہم تیری گردن کی چھری کو
میان بنانا بڑا ثواب سمجھتے ہین آپنے فرمایا پوچھو کہا دو جنازے دروازے
پر آئی ہین ایک شرابی کا جو عین نشے مین مرگیا دوسرا اوس عورت کا
جو حرام کا لڑکا جنے مین مری ہے یعنی دونونکو حرام سے توبہ نصیب نہین
ہوئی اور خارجیونکا مذہب یہ ہے کہ ذرہ گناہ سے آدمی کافر ہوجاتا ہے پس انکا
یہ ارادہ تھا کہ اگر ان دونون کو مومن کہینگے جیسا کہ انکا مذہب ہے
تو انکو مارڈالینگے آپنے فرمایا یہ دونون کس قسم سے ہین یہود سے یا نصاری

کہا ہین امام صاحب کے پاس کوفے کی مسجد جامع مین تھا کہ سفیان ثوری
اور مقاتل اور ابن حبان اور حماد ابن سلمہ اور امام جعفر صادق وغیرہم
نے آکر کہا ہمنے سنا ہے کہ تم دین خدا مین قیاس کرتے ہو تمہاری حال پر
ہم لوگ اللہ سے خوف کرتے ہین کہ پہلے قیاس ابلیس نے کیا ہی پس
امام صاحب نے ان سب سے مناظرہ کیا جمعہ کر روز صبح سے زوال تک
اور اپنا مذہب بیان کیا کہ مین اول قرآن پر عمل کرتا ہون اگر اوسمین
نہو تو حدیث پر اگر اوس مین نہو تو اقوال صحابہ پر اور متفق کو مقدم
کرتا ہون مختلف پر اوسکے بعد قیاس کرتا ہون سب نے کھڑے ہوکر
انکے ہاتھ اور گھٹنے چومی اور کہا انت سید العلما تم سب عالمون کے سردار
ہو اور تاریخ ابن خلکان مین مذکور ہی کہ ربیع منصور کا مصاحب آپکا
بڑا دشمن تھا ایک روز اوسنے بادشاہ کے سامنے کہا ای امیرالمومنین
ابوحنیفہ تمہارے دادا عبداللہ ابن عباس سے عداوت رکھتے ہین
اسواسطے کہ اونکا مذہب یہ ہی کہ جو شخص قسم کھائے پھر ایک دو دن کے
بعد انشاء اللہ کہے تو اوسکا استثنا کرنا درست ہے یعنی قسم اوسپر لازم
نہین آئی گی اور ابوحنیفہ کہتے ہین کہ اگر استثنا متصل کلام درست ہی ورنہ
جائز نہین امام صاحب نے فرمایا یا امیرالمومنین ربیع کہتا ہی تمہاری لشکر
کا بیعت کرنا تمہارے اوپر درست نہین پوچھا کسطرح فرمایا اسواسطے کہ

فرمایا مادہ تھی پوچھا کیونکر معلوم ہوا آپنے کہا حق تعالی فرماتا ہی قالت ھی
اگر نر ہوتی تو قالت نملۃ فرماتا تذکرۃ الاولیا مین لکھا ہے کہ ایک شخص حضرت
عثمان کے حقمین لفظ یہود کا کہتا تھا امام صاحب نے اوس سے کہا مین چاہتا ہون
کہ تو اپنی بیٹی کو فلان یہود کو دیدے بولا بھلا کوئی مسلمان اپنی بیٹی یہود کو
دیتا ہی فرمایا سبحان اللہ تو اپنی بیٹی یہود کو دینا جائز نہین رکہتا ہے پیغمبر
کا اپنی لڑکی کو یہود کو دینا کیونکر جائز رکھتا ہی تب اوسنے توبہ کی آور
مضمرات مین مذکور ہے کہ امام باقر رحمۃ اللہ علیہ نے ابو حنیفہ سے پوچھا مین
سنا ہے کہ تم میرے دادا کی حدیث چہوڑ کر قیاس پر عمل کرتے ہو کہا آے
فرزند رسول مین تم سے تین باتین پوچھتا ہون ایک یہ کہ نماز بہتر ہے
یا روزہ کہا نماز کہا اگر مین قیاس پر عمل کرتا تو حیض والی عورتون کو
نماز پڑہ لینے کا حکم کرتا نہ روزے کا حالانکہ مین حکم کرتا ہون اونکو معافی
نماز کا اور روزہ کی قضا کرنیکا دوسری یہ کہ منی زاید ناپاک ہی یا پیشاب
فرمایا پیشاب کہا اگر مین قیاس معتبر رکہتا تو پیشاب کے بعد غسل کا حکم کرتا
نہ منی کے بعد تیسری یہ کہ عورت ضعیف ہی یا مرد فرمایا عورت کہا اگر
مین نص کو چہوڑ کر قیاس پر چلتا تو مین عورت ضعیفہ کو دونا حصہ دلواتا
مرد سے امام باقر نے اونسے معانقہ اور مصافحہ کر کر عذر کیا اور کہا مخالفین
عناد سے تمہین متہم کرتے ہین اور میزان شعرانی مین لکھا ہی کہ ابو مطیع نے

احیاء میں لکھتے ہیں کہ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ آدھی رات بیدار رہتے تھے ایک مرتبہ کہیں
جاتے تھے کہ لوگوں نے دیکھا اور کہا یہی ابوحنیفہ تمام رات جاگتے ہیں تب سے تمام رات
جاگنا شروع کیا اور کہا حیف ہے جو نیک بات میرے طرف نسبت کریں وہ مجھ میں نہو
هکذا فی طبقات الفقہاء للکفوی اور عقد الیواقیت میں مذکور ہے کہ امام صاحب تین سو
رکعت نماز نفل رات میں پڑھتے تھے ایک دفعہ ایک عورت نے راہ میں کہا کہ یہ شخص پانسو
رکعت نفل رات میں پڑہتا ہے امام صاحب نے سنکر پانسو رکعت نماز پڑہنا شروع کیا پھر ایک دفعہ
راہ میں لوگوں نے امام صاحب کو دیکھکر آپس میں کہا کہ یہ شخص ہزار رکعت ہر رات میں
پڑہتا ہے اور تمام شب بیدار رہتا ہے تب سے ہزار رکعت پڑہنا اختیار کیا اور رات بہر نہیں سوتے تھے
اور خطیب نے تاریخ بغداد میں ذکر کیا ہے کہ امام صاحب نے تیس یا چالیس برس تک عشا کے
وضو سے صبح کی نماز پڑہی ہے اور نماز کی کثرت سے گھوٹنے آپ کی مانند اونٹ کے گھٹنوں کے ہوگئے
اور اکثر راتوں میں سارا قرآن ایک رکعت میں ختم کرتے اور رمضان شریف میں اکسٹھ
ختم کرتے تھے ہر روز ایک اور ایک ہر رات کو اور ایک سارے مہینے کی تراویح میں اور
امام نووی عبداللہ بن مبارک سے تہذیب میں نقل کیا ہے کہ امام صاحب نے پینتالیس برس تک
وضو سے پانچوں نماز پڑہی ہیں طحطاوی میں نقل ہے کہ جس جگہ امام صاحب نے وفات پائی
وہاں ستر ہزار قرآن ختم کیے تھے اور ملا علی قاری نے مرقات میں سات ہزار ذکر کیے ہیں
اور در مختار میں مذکور ہے کہ امام صاحب نے پچپن حج کیے ہیں اور حق تعالیٰ کو سو مرتبہ خواب میں
دیکھا ہے ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ امام صاحب نے ایک لڑکے کو پھسلنے کی جگہ پر دیکھکر فرمایا سنبھلنا

یہان قسم کہاکر بیعت کرجاتے ہین پہر گہر جاکر انشاءاللہ کہتے ہین تو اونکی قسم ٹوٹ جاتی ہی منصور ٹہٹہ مارکر ہنس پڑا اور کہا ای ربیع تو ابوحنیفہ سے معترض نہو جب دربار سے باہر آئی ربیع نے کہا یا ابوحنیفہ آج تو تمنے میرا خون کیا ہوتا فرمایا نہین بلکہ تمنے اور مینے اپنے کو تجہکو دونکو بچایا اور سعدن الیواقیت مین لکہا ہی ایک عالم نے امام صاحب سے پوچہا کہ تم کبہی کوئی مسئلہ بتاکر پچہتائے بہی ہو فرمایا ہان ایکدفعہ لوگون نے پوچہا کہ ایک عورت حاملہ مرگئی ہی اور اوسکے پیٹ مین بچہ پہرتا ہی مینے حکم کیا کہ اوس عورت کا پیٹ چاک کرکے بچہ نکال لو مجہکو پہر ندامت ہوئی کہ میت کو مینے تکلیف دی خدا جانے وہ بچہ زندہ رہا یا نہین اوسنے کہا یا امام صاحب آپکو ندامت کی جگہہ نہین وہ لڑکا یہ سائل ہی کہ تمہاری برکت سے اللہ نے مجکو ماکی پیٹ سے نکالا اور علم دیا اور امام صاحب سے منقول ہے کہ مجہکو اس دعا کے برکت سے اللھم انا نستعینک علیٰ طاعتک علم حاصل ہوا اور سید جلال بخاری سے نقل ہی کہ جو فرایض کے بعد اس دعا کو پڑہے دروازے علم کے اوسپر کہل جاینگے مترجم کو بہی اپنے استادون سے یہ دعا پہونچی ہے کہ بعد فرایض کے گیارہ بار اول آخر درود شریف کے ساتہہ پڑہنا کشایش علم کیواسطے نہایت مفید ہے اب یہان سے بیان ہے آپکی عبادت و پرہیزگاریکا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ

امام صاحب نے اپنے حصہ کے نفع سمیت کہ تیس ہزار درم تھا سب کی سب صدقہ کر دیا اور ایک شخص پر
اوسکا قرض تھا اوسکے محلے مین کوئی آدمی انتقال کر گیا تھا جب جنازت گئے تو دہوپ تھی سب لوگ
اپنی قرضدار کی دیوار کی تلے سایہ مین تھے آپ احتیاطاً بیٹھے اور کہتے ہین کہ کوفہ مین ایک بکری
گم گئی تھی امام صاحب نے سات برس تک بکری کا گوشت نہین کھایا اسلئے کہ شاید اوسی بکری کا گوشت
ہو اور سات برس کی تخصیص مین اسواسطے کہ بکری کی عمر اکثر اسیقدر ہوتی ہی اور امام محمد پڑہنے کے وقت بہت
بہت خوبصورت لڑکے تھے ایک دفعہ کے سوای آپنے اونکو بے ڈاڑہی کا نہین دیکھا ستون کی آڑ بیٹھا کر
علم تعلیم فرماتے تھے کذا فی معدن الیواقیت عله بلکہ اصل قصہ کسی ملحد نے بناکر عوام حنیفہ کو دہوکہ
دیا اسکی تفصیل ہر ہر مضامین کے اور غلط ہونا اسکا خیار المہات اور اشاعہ مین مذکور ہے اور ملا علی
قاری نے شرح الوردی فی مذہب المہدی مین مفصلاً ذکر کیا ہے —

سبب وفات مین آپکی اختلاف ہی قول صحیح یہ ہی کہ بغداد مین حالت قید مین رحلت فرمائی
تفصیل اوسکی یہ ہے کہ شعبی استاد امام کے قاضی تھی منصور بادشاہ نے اپنی غلاموں کو کچھ زمین
دی بعضے کو ہبہ لیا اور بعضون کو بطور وقف کے دیا کوتوال کو حکم دیا کہ اسکا کاغذ علما اور
قاضی کے مہر سے لکہوا دے ساری علما اور قاضی نے مہر کی جب کاغذ امام صاحب کے پاس
آیا اور لانیوالے نے کہا بادشاہ کا حکم ہے اسپر گواہی کر دو امام صاحب نے فرمایا بادشاہ کہان
کہا آپنے گھر مین فرمایا وہ میرے پاس آوے یا مین اوسکے پاس چلا جاؤن تو اوسی سے سن کر
گواہی کرون کوتوال نے کہا ساری عالمون اور قاضیون نے گواہی لکھدی ہے تو ایک جوان
فضول ہے آپنے کہا ہر شخص کا معاملہ اوسکے ساتھ ہی جب اسکی خبر بادشاہ کو پہنچی شعبی کو

پہسلنا نہین اُسنے کہا مین اگر پہسلونگا تو خود گرپڑونگا سنبہلنا تمہارے واسطے چاہئے کہ عالم کا
لغزش کہانا ایک عالم کو خرابی مین ڈالتا ہی اور اُسنے امام صاحب نے اپنی شاگردونسے فرمایا میرے
قیاسکی سوا جو قیاس تمہارے دلمین گذرے بے تکلف بیان کیا کرو پس تب سے امام ابو یوسف وغیرہ
کا بہی قیاس جاری ہوا ہے اور امام نووی نے تہذیب مین سفیان بن عیینہ سے نقل کیا ہے کہ ہمارے
وقت مین ابو حنیفہ سے بہت نماز پڑہنے والا کبہی مکہ مین نہین آیا اور میرے آنکہہ نے اونکی مثل نہین دیکہا اور
عبد اللہ بن مبارک سے نقل کیا ہے کہ ابن مسعر کو مین نے امام کے حلقہ مین علم سیکہتے دیکہا اور وکیع سے نقل کیا
امام سے بڑا فقیہ مجکو نہین ملا اور ابو بکر بن عیاش سے نقل کیا ہی کہ امام صاحب سفیان ثوری کے بہائی کی
مرن مین ماتم پرسی کو گئے تہی سفیان ثوری آپکی تعظیم کو کہڑے ہوئے اور اپنی جگہہ پر بٹہاکر آپکی
سامنے ہو بیٹہے جب برخاست ہوئے ہم نے سفیان ثوری سے پوچہا ہمکو اس تعظیم اور تکریم
سے بڑا تعجب ہی اسکا کیا سبب ہے کہ سفیان ثوری نے کہا یہ شخص علم مین مرتبہ رکہتا ہی اگر اسکے
علم کی تعظیم نکرون تو اوسکی بڑہاپن کی تعظیم چاہئے اور اگر اسکے بڑہاپے کی تعظیم نکرون تو اسکی فقاہت
کی تعظیم چاہئے اور اگر اوسکے فقاہت کی تعظیم نکرون تو اوسکی پرہیزگاری کی تعظیم چاہئے اور معدن
مین مذکور ہی کہ جب امام صاحب اپنی عیال کو نفقہ دیتے اوتنا ہی خیرات کرتے اور جب نئے کپڑے
پہنتی اوتنی ہی قیمت اہل العلم کی تواضع کرتی اور امام صاحب کہانا اوبہاتے اوس سے دو چند فقیر
کو دیتی اور معدن مین ذکر ہے بشر نام ایک شخص آپکا شریک تہا ایکبار وہ مصر کو گیا آپنے
اوسکے پاس بشر تہان بہیجی اور لکہا کہ ان تہانون مین ایک تہان مین نقص ہے بیچنے والے سے اطلاع کر دینا
بشر مال بیچکر پہر آیا امام نے پوچہا تو نے خریدار کو عیب جتا دیا تہا اوس نے کہا مین بہول گیا

بادشاہ نے کہا مین تیرا علاج کرونگا اچھا ہو جاویگا غرض نہین سنا قاضی کیا لیکن بادشاہ کو امام
صاحب قضائے قبول کرنیسے عداوت ہوئی یہان تک کہ قتل پر کمر باندہی پر کوئی حیلہ
نہین چلتا تہا ایک دن وزیرون سے مصلحت کرکے ایک عورت کو سکھلایا اور امام کے
پاس بہیجا اوس نے جاکر پوچہا میرا خاوند غازی فی سبیل اللہ تہا اوسکے پاس یک گھوڑا
تہا مجہکو وصیت کرکے مرا ہے کہ اس گھوڑے کو اوس شخص کو دینا جو سب سے زیادہ خلافت مین
سزاوار ہین اب گھوڑا کسکو دون فرمایا جعفر صادق کو جب وہ عورت گئی آپنے سمجہا کہ یہ عورت
سکھلائی ہوئی آئی تہی جعفر صادق کو نہ جاکر اس عورت کو بلالاؤ مگر وہ بادشاہ کے کہنے سے جلد نکلکر
مالک بن انس اور عطا بن رباح سے پوچہنے گئی تہی اونسے بہی یہی جواب پائی امام صاحب نے
اوسیوقت اپنی بی بی کو وصیت لکہوائی اور کہا ابہی بادشاہ کا آدمی آتا ہوگا بیشک مجہکو قتل
کریگا لیکن مین حیلہ کرونگا یقین ہے کہ اس مسئلہ کو مالک بن انس و عطا بن رباح سے
بہی پوچہینگے مین اونکی قول کی تصدیق کرونگا شاید اس حیلہ سے نجات پاؤن وہ اس فکر
فکر مین تہے کہ بادشاہ کا آدمی بلانیکو آیا وہان جاکر مالک بن انس و عطا بن رباح کو بیٹہا پایا
بادشاہ نے پہلے امام صاحب سے پوچہا تمنے اس عورت کی سوال کا جواب کیا دیا آپنے اوس جواب
کا اعادہ کیا اور کہا تجہسے جعفر صادق بہتر ہین کہ وہ اولاد رسول اللہ سے ہین اور وہ
متقی ہین نہ تو اور وہ عالم ہین بادشاہ نے مالک و عطا سے پوچہا اونسے بہی یہی جواب پایا
تب حیران ہوکر رخصت کیا جب وہان سے نکلے عطا نے امام صاحب کی رکاب پکڑکر کہا آج
تمنے ہمکو قتل سے بچایا کہ ہمارے موافق جواب دیا الغرض بادشاہ کو اس جواب سے اور زیادہ کینہ

بولاکر پوچھا گواہی دیکھنا بھی شرط ہے کہا ہان بادشاہ نے کہا پھر بغیر میرے دیکھے تم نے کیون گواہی
کی کہا بندہ جانتا تھا کہ تیرا حکم ہے اور تیرے بلانے پر قدرت نہتھی بادشاہ نے کہا یہ بات حق سے اور
اسی بات پر شعبی کو معزول کیا اور اوسپر مشورہ ہوا کہ امام ابوحنیفہ وشریک وسفیان ثوری ومسعر
کو ان چارون مین سے ایک کو قاضی کیا چاہئے چارون کو بلوایا راستے مین امام صاحب نے کہا
مین بہانہ کرونگا سفیان ثوری بھاگ جائینگے مسعر مجنون بن جائینگے مگر شریک پہنس جائینگے
پھر پیچھے کا ہی سفیان ثوری قضاء حاجت کے بہانہ دیوار کے پیچھے چلے گئے وہان
کشتی دیکھی ملاح سے کہا مین دیوار کے پیچھے ایک آدمی ہے مجھے چہوری سے ذبح کیا چاہتا
ہے اوسنے لکڑیون مین چہپایا ذبح کرنے مین اشارہ تہا اس حدیث کی طرف من جعل
قاضیا بین الناس فقد ذبح بغیر سکین جو قاضی ہو لوگون مین بیشک بغیر چہری کے
ذبح کیا گیا سپاہی نے ہرچند ڈہونڈھا سفیان ثوری کو نپایا جب یہ تینون بادشاہ کے پاس
پہنچے مسعر نے بادشاہ کا ہاتھ پکڑ کر پوچھا توہی منصور ہے تیرے اہل وعیال کیسے ہین منصور نے
کہا اسکو نکالو یہ دیوانہ ہے اور امام صاحب سے کہا تم قضا کا عہدہ قبول کرو امام صاحب نے
فرمایا مین ایک مرد بزاز ہون کوفی والے مجھسے کپڑا مول لیتے ہین میرا شرافت عرب کے لیے
قضا کو قبول نکرینگے بادشاہ نے کہا یہ امر علم سے تعلق رکھتا ہے نسب سے کچھ کام نہین امام صاحب
نے کہا مین اسکا لائق نہین اور اسبات مین اگر سچا ہون تو عدم لیاقت ثابت ہوئی اور جھوٹ
کہتا ہون تو جھوٹا لیاقت قضائی نہین رکھتا بادشاہ خاموش ہوا اور اونسے معترض ہوا
پھر شریک سے کہا تم قبول کرو انہون نے کہا مین سودائی مزاج اور ضعیف دماغ ہون

ہی جو اس سے علم کو حاصل کرین اور قبول کرلیا اور مان لیا مخالفون نے فقہ مین اسکی
سبقت کو اور اسی قبیل سے ہی جو کہا جناب امام شافعی رحمۃ اللہ نے کہ تمام آدمی فقہہ یعنی
سمجھ بوجہہ دین مین ابوحنیفہ کے اولاد مین یعنی اونکا محتاج ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ
جسکو علم فقہ مین معرفت منظور ہے اسکو لازم ہے کہ ابوحنیفہ اور اونکی اصحاب کو لازم پکڑے
اور حضرت امام رضی اللہ عنہ کی پرہیزگاریون سے ایک یہ ہی جسکا ذکر امام عبداللہ بن
المبارک رحمۃ اللہ نے کیا ہے کہ امام صاحب نے لونڈی خریدنیکا ارادہ کیا بیس برس
تک توقف کیا اور انتظار اور مشورہ کرتے رہے کہ کن قیدیون مین سے خرید کرون
اور کہا حضرت شمیل نے کہ تہے آدمی سونے والے نقہ سے یہان تک کہ بیدار کیا اونکو ابوحنیفہ
نے اور سنا ہاتف کو خواب مین اور وہ امام صاحب کعبہ مین تہے کہتا ہے تحقیق کہ ابوحنیفہ
خالص کیا خدمت کو میرے بدون ریا اور نمائش کے اور نیک کیا معرفت کو بتہ
بیشک تحقیق معاف کیا مین نے واسطے تیرے اس واسطے اوس چیز کے کہ تہا تو اور یہ
اونکی اخلاص خدمت کے ساتہہ یعنی بیدار رہنے تمام رات اور روزہ رکھنے اکثر
زمان اور بخشش کرنیکی کوشش کو پہیلانے مین علم دین کے اوپر وجہ کمال کے اور
احسان معرفت کے ساتہہ ذمبوہوتی علوم ظاہری و باطنی کے اور اخلاص واسع
ہونا ہیچ اوسکی اور فیض کرنا دنیا کا اور پہرنا اوسی دنیا سے تمام تر اور پیش آنا اوپر
آخرت کے اور بذل کرنا کوشش کو تحصیل کرنیکی اسباب آخرت کی اور جو شخص تابع
ہو تیرا ساتہہ برکت اخلاص اور احسانکے تیرے مذکورین الیٰ یوم القیمۃ اور یہ

بڑہا یہان تک کہ ایک دن ہتیار منگوا کر امام صاحب سے کہا عہدہ قضا کا قبول کرو امام صاحب نے
کہا مجکو ہرگز صلاحیت نہین بادشاہ نے کہا کیا تم جہوٹ کہتے ہو تمکو مقرر صلاحیت ہے
فرمایا اگر یہ قول بادشاہ کا سچ ہے تو عجب ہی کہ بادشاہ جہوٹے کو قاضی کرے وگرنہ میری عدم
لیاقت ثابت ہوئی بادشاہ نے قسم کہائی کہ خواہ مخواہ قاضی کرونگا امام صاحب نے قسم کہائی کہ
نمانونگا ربیع بن یونس دربان نے کہا بادشاہ نے قسم کہائی ہے تم نہین مانتے فرمایا بادشاہ
کو قسم کا کفارہ دینا مجہسے آسان ہی جب اسنے بہت اصرار کیا امام نے فرمایا ای امیر المومنین
خدا سے ڈر امانت نہ دے مگر اوسکو دی جو خدا سے ڈرتا ہو واللہ ما انا مامون الرضا فکیف
مامون الغضب۔ قسم اللہ کی ہی کہ مین خوشی کی حالت مین مامون نہین پس کیونکر مامون
ہون حالت غصہ مین جب کسیطرح نمانا تو قید کیا اور اسی قید کی حالت مین سن سنہ ایکسو پچاس
۱۵۰ھ کے ماہ رجب مین آپ نے انتقال فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون
اور بعض کہتے ہین کہ دسوین دن زہر سے شہید کئے گئے لوگون کی کثرت سے پانچ
مرتبہ آپکے جنازہ کی نماز پڑہی گئی اور بغداد مین مقبرہ خیزران کے باب الطاق مین دفن
ہوئی سن آپ کا ستر برس کا تہا اور کہا ابن حجر نے اور وہ جو مشہور ہے اس عبادت
ورع سے زہد سے سخاوت سے اور باریکی نظر سے اور فکر کی تیزی سے مراد یہ کہ دلیل
پکڑنا الفاظ سے وہ چیز کہ مطابق کیا محدثین نے اسکو اسکی وضع پر اور ایکبار آپ نے
خوابمین سنا کہ خداوند تعالے جل جلالہ فرماتا ہے کہ مین ابوحنیفہ کے علم کے نزدیک ہون
یعنی ساتہ حفظ اور قبول اور رضا کے اور اسمین برکت وغیرہ کا نازل کرنا اور انہین

خاتمۃ الطبع

خوشخبری ہین سے ہے واسطے اوسکی اور پیروی کرنیوالا اوُنکو جو کہ عمل کرے موافق کو اور بعض انہون سے وہ آدمی خرچ کرنے طاقت کے اوسکی پیروی دین امام کے اپنے بیچ اوس چیز کے لیئے امام صاحب اوپر اوس طریق کے مثل اخلاق علیہ اور صفات ظاہرۃ الزکیہ وہ اوصاف جمیلہ لم ہو کہ مجتمع پائی جاوین کسی مین مگر واسطے عارفین کے اور ائمہ مجتہدین سے ہے واسطے انکی شاگردان بزرگ نے سے ائمہ مجتہدین سے اور علماء راسخین سے ہے اور وہ ہے جیسا کہ عبداللہ بن مبارک اور امام لیث بن سعد اور امام مالک بن انس امام مالک نے بڑا اعلم ابو حنیفہ ... اور مسعر بن کدام اور زفر اور ابی یوسف و محمد رحمۃ اللہ وغیرہم نے اور ... کروانا اختلاف کو اس امت کے کہ رحمت ... یا حقیقت اختلا ... ہلاک اور عذاب تھا کہ نہین گیا اللہ ... واسطے اونکی جیسا کہ ... اور ... امت کے پس تھا اختلاف امم ماضیہ کالذب ... اور ... اوپر انبیا اونکی کے ... اور ... لوگ ...

حلقۃ تمام ہوئی والحمد للہ رب العالمین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶	۱۲	ایسالبا	اینا ںبا البا	۲۰	۷	اقتدا	نہ اقتدا
۸	۳	نے کر	سنے لو	۲۱	۶	داخل ہو	داخل ہوئے
۹	۹	لذالی	کذالی	۲۴	۱	شافعی	شافعی نے
۱۴	۱۱	پس کہاان	×	۲۸	۱۱	میان کذو	میان کرو
۱۵	۳	معاذب	معاذ حق	۲۹	۱۴	ہمینہ تر	ہمیشہ تر
۱۸	۱۰	بنس	بغض	۳۰	۱	قالت ہی	قالت نملۃ
ر	۱۴	ان	ابن	ر	۲	قالت نملۃ	قال نملۃ